ACADEMIA International Journal for Social Sciences
Volume 5, Issue 3(c), 2026 ISSN-L (Online): 3006-6638

شخصیت سازی میں احتسابِ نفس کا کردار قرآنی وحدیث کی روشنی میں تحقیقی وتجزیاتی جائزہ

The Role of Self-Accountability in Personality Development: A Research and Analytical Study in the Light of the Qur'an and Hadith

Muhammad Siddique Danish
muftisiddiquedanish@gmail.com
PhD research Scholar, Institute of Islamic Studies & Sharia, My University Islamabad

Dr. Ata ul Mustafa
attaulmustafa459@gmail.com
Assistant professor, Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University Islamabad

Corresponding Author: Muhammad Siddique Danish muftisiddiquedanish@gmail.com

Received: 02-02-2026 **Revised:** 18-02-2026 **Accepted:** 03-03-2026 **Published:** 20-03-2026

ABSTRACT

The teachings of Islam play a vital role in refining and developing human personality. Among these teachings, *self-accountability (Muhasabah al-Nafs)* holds a central position. It is regarded as a fundamental means of spiritual growth, moral purification, and practical reform. The Holy Qur'an urges الإنسان to evaluate his actions, adopt piety, and remain conscious of accountability in the Hereafter. Allah Almighty states: "O you who believe! Fear Allah, and let every soul look to what it has sent forth for tomorrow.*"*[i] Similarly, the Prophetic traditions emphasize self-accountability as a key principle for a believer's success and salvation. The Prophet ﷺ said: *"The wise person is the one who holds himself accountable and works for what comes after death."*[ii] This study analytically examines the concept of self-accountability, its types, and its impact on both individual and collective life. Furthermore, it explores this concept in the light of modern psychological theories to highlight its practical significance. The study concludes that self-accountability is not only a means of inner reform but also plays a pivotal role in building a balanced, morally sound, and responsible society.

Keywords: Self-Accountability (Muhasabah al-Nafs), Personality Development, Qur'an, Hadith, Islamic Psychology, Moral

تعارف

دینِ اسلام کی تعلیمات انسان کی شخصیت کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انھیں میں سے احتساب نفس ہے۔ احتسابِ نفس کو روحانی ارتقاء، اخلاقی تطہیر اور عملی اصلاح کا بنیادی ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید انسان کو اپنے اعمال کا جائزہ لینے، تقویٰ اختیار کرنے اور آخرت کی جوابدہی کے احساس کو بیدار رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔[iii]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل (آخرت) کے لیے کیا آگے بھیجا۔

جبکہ احادیثِ نبویہ میں نفس کے محاسبہ کو مومن کی کامیابی اور فلاح کا اہم اصول بتایا گیا ہے:

الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔[iv]

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے۔

اس تحقیق میں احتسابِ نفس کے مفہوم، اس کی اقسام، اور فردی و اجتماعی زندگی پر اس کے اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مزید برآں، اس تصور کو جدید نفسیاتی نظریات کے تناظر میں بھی پرکھا گیا ہے تاکہ اس کی عملی افادیت کو واضح کیا جا سکے۔ مقالہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ احتسابِ نفس نہ صرف فرد کی باطنی اصلاح کا ذریعہ ہے بلکہ ایک متوازن، باکردار اور ذمہ دار معاشرے کی تشکیل میں بھی کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ (LITERATURE REVIEW)

احتسابِ نفس کے موضوع پر قدیم و جدید ادوار میں مختلف علماء، مفسرین اور مفکرین نے گفتگو کی ہے۔ امام غزالی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف میں محاسبۂ نفس کو روحانی اصلاح کا بنیادی ستون قرار دیا ہے۔ عصرِ حاضر میں اس موضوع پر مقالہ نگار عظمیٰ جیلانی، اور محمد جہانزیب خان نے حسنِ اخلاق کے ذریعے اعلیٰ انسانی صلاحیتوں کا حصول: اسلامی تناظر میں شخصیت کی ہمہ جہت تعمیر پر تحقیقی کام کیا[v]۔ اسی طرح ڈاکٹر امانہ رقیب، ڈاکٹر عمر جاوید، ڈاکٹر گلناز انجم نے اسلامی خودی کی تشکیل: تزکیہ و تربیت کے تناظر میں پائیدار شخصیت سازی اس موضوع پر تحقیقی کام کیا۔[vi] تاہم احتسابِ نفس کے کردار کو تعمیرِ شخصیت" کے ساتھ منظم تحقیقی انداز میں جوڑنا نسبتاً کم دیکھا گیا ہے۔ سو میں نے چاہا کہ اس موضوع پر خاطر خواہ کام کی ضرورت ہے۔

احتساب کا معنیٰ و مفہوم

احتسابِ نفس کا لغوی مفہوم حساب لینا، جانچنا اور پرکھنا ہے، جبکہ اصطلاحی طور پر اس سے مراد انسان کا اپنے اعمال، نیتوں اور خیالات کا جائزہ لینا اور ان کو شریعت کے مطابق درست کرنا ہے۔ قرآنِ مجید اور سنتِ نبویہ میں اس تصور کو نہایت وضاحت اور تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جو اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

ابن منظور افریقی لسان العرب میں لکھتے ہیں:

الحِسابُ: العَدُّ وَالتَّقْدِيرُ وَالمُحاسَبَةُ۔[vii]

حساب کے معنی ہیں گننا، اندازہ لگانا اور محاسبہ کرنا۔

علامہ فیروز آبادی القاموس المحیط میں لکھتے ہیں:

الحِسابُ: اَلعَدُّ وَالتَّقْدِيرُ۔[viii]

حساب کے معنی گننے اور اندازہ لگانے کے ہیں۔

اور نفس کی تعریف کے بارے میں ابنِ منظور افریقی لسان العرب میں لکھتے ہیں:

النَّفْسُ: الروحُ والجَسَدُ، وقيل: النَّفْسُ ذاتُ الشيءِ وحَقِيقَتُهُ۔[ix]

نفس کے معنی روح اور جسم کے ہیں، اور کہا گیا: نفس کسی چیز کی ذات اور حقیقت کو کہتے ہیں۔

علامہ فیروز آبادی القاموس المحیط میں لکھتے ہیں:

النَّفْسُ: الذاتُ والحقيقةُ۔[x]

نفس ذات اور حقیقت کو کہتے ہیں۔

الزبیدی تاج العروس میں لکھتے ہیں:

الاحْتِسابُ: طَلَبُ الأَجْرِ مِنَ اللهِ بِالصَّبْرِ عَلَى المَكْرُوهِ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفر له ۔[xi].

احتساب کا معنی یہ ہے کہ بندہ کسی ناگوار امر پر صبر کرتے ہوئے اللہ سے اجر طلب کرے۔ اسی سے حدیث شریف کا مفہوم ہے: جس نے رمضان ایمان اور احتساب کے ساتھ رکھا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

احتساب نفس کی اہمیت

انسانی شخصیت کی تعمیر ایک پیچیدہ اور ہمہ جہت عمل ہے، جس میں فکری، اخلاقی، روحانی اور سماجی عناصر باہم مربوط ہوتے ہیں۔ اسلام نے انسان کی شخصیت کو سنوارنے کے لیے ایک جامع نظام پیش کیا ہے، جس میں عبادات، اخلاقیات، معاملات اور روحانی تربیت سب شامل ہیں۔ ان تمام عناصر میں "احتسابِ نفس" کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ یہی وہ عمل ہے جو انسان کو اپنے اندر جھانکنے، اپنی کمزوریوں کو پہچاننے اور ان کی اصلاح کرنے کی طرف مائل کرتا ہے۔

عصر حاضر میں جہاں انسان مختلف اخلاقی، نفسیاتی اور سماجی بحرانوں کا شکار ہے، وہاں احتسابِ نفس کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اسلام نے صدیوں پہلے "محاسبۂ نفس" کے نام سے اس تصور کو پیش کیا۔ جیسے امام غزالی جنھیں حجۃ الاسلام کہا جاتا ہے۔ آپ احیأ العلوم میں لکھتے ہیں۔

اعلم أن محاسبة النفس من أهم أمور الدين۔[xii]

جان لو کہ نفس کا محاسبہ دین کے اہم ترین امور میں سے ہے۔

اسی طرح مفسرین کرام نے قرآن کی آیات کی تفسیر میں احتسابِ نفس کو تقویٰ اور فلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

شخصیت سازی میں احتساب نفس کا قرآن کی روشنی میں

اسلامی تعلیمات میں شخصیت سازی کا بنیادی ستون "احتسابِ نفس" ہے، اور قرآنِ مجید اس حقیقت کو نہایت جامع انداز میں بیان کرتا ہے۔ قرآن انسان کو محض ایک مادی وجود نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی ہستی کے طور پر پیش کرتا ہے، جس کی کامیابی کا دارومدار اس کے اندرونی محاسبہ اور تزکیہ پر ہے۔

1۔ نفس کی حقیقت اور اس کی اصلاح

اللہ تعالیٰ نے انسان کے نفس کی تخلیق اور اس میں خیر و شر کی پہچان کو واضح کرتے ہوئے سورۃ الشمس میں ارشاد فرمایا:

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿٨﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿١٠﴾[xiii]

اور نفس کی قسم اور اس کی جس نے اسے درست بنایا، پھر اسے اس کی بدی اور اس کی پرہیزگاری سمجھا دی، بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے اسے پاک کر لیا، اور نامراد ہوا جس نے اسے آلودہ کر لیا۔

یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ انسان کے اندر ایک اخلاقی شعور (moral conscience) موجود ہے، جو اسے اچھے اور برے میں فرق کرنے کی صلاحیت دیتا ہے۔ یہی احتسابِ نفس کی بنیاد ہے۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اعلم أن قوله: فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا يدل على أنه تعالى عرّف النفس طريق الفجور وطريق التقوى، وبيّن لها ما في كل واحد منهما من المصلحة والمفسدة، حتى صارت عالمة بذلك.[xiv]

جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اس نے نفس کو اس کی بدی اور پرہیزگاری سمجھا دی، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نفس کو فجور اور تقویٰ دونوں کے راستے دکھا دیے اور ہر ایک میں موجود نفع و نقصان کو واضح کر دیا، یہاں تک کہ نفس ان دونوں کو جاننے والا بن گیا۔

احتسابِ نفس کا قرآن پاک میں حکم

قرآن مجید میں انسان کو اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی واضح ہدایت دی گئی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔[xv]

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔

یہ آیت احتسابِ نفس کا بنیادی اصول بیان کرتی ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر عمل کو آخرت کے تناظر میں دیکھے۔

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس میں بندے کو اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے اور قیامت کی تیاری کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔[xvi]

نفسِ لوّامہ اور خود احتسابی

قرآن نے "نفسِ لوّامہ" کا ذکر سورۃ القیامہ میں کیا جو انسان کو اس کی غلطیوں پر ملامت کرتا ہے:

وَ لَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ۔[xvii]

ترجمہ: اور میں ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں۔

یہ نفس دراصل انسان کے اندرونی احتسابی نظام کی علامت ہے۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ نفسِ لوّامہ وہ ہے جو گناہ کے بعد انسان کو ملامت کرتا ہے اور توبہ کی طرف مائل کرتا ہے۔[xviii]

تقویٰ اور احتسابِ نفس

قرآن میں تقویٰ کو کامیابی کا معیار قرار دیا گیا ہے، اور تقویٰ دراصل مسلسل احتسابِ نفس کا نتیجہ ہے۔ جیسے قرآن پاک کی سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ۔[xix]

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں اس لیے تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے، یقیناً اللہ خوب جاننے والا، خبر رکھنے والا ہے۔

تقویٰ کا مفہوم ہی یہ ہے کہ انسان ہر عمل سے پہلے اور بعد میں اپنے نفس کا جائزہ لے کہ آیا یہ عمل اللہ کی رضا کے مطابق ہے یا نہیں۔

روزِ قیامت کا تصور اور احتساب

قرآن پاک بار بار قیامت کے دن کے حساب و کتاب کو یاد دلاتا ہے، جو احتسابِ نفس کی سب سے بڑی تحریک ہے۔ سورۃ الزلزال میں اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾۔[xx]

ترجمہ: تو جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

یہ آیات انسان کو مسلسل اپنے اعمال پر نظر رکھنے کی ترغیب دیتی ہیں۔

تزکیۂ نفس بطور مقصدِ بعثت

قرآن میں نبی کریم ﷺ کی بعثت کا ایک اہم مقصد تزکیۂ نفس بیان کیا گیا:

يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔[xxi]

ترجمہ: وہ انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

تزکیۂ نفس دراصل احتسابِ نفس کے بغیر ممکن نہیں، اس لیے یہ شخصیت سازی کا مرکزی عنصر ہے۔

احادیثِ نبویہ کی روشنی میں احتسابِ نفس

احادیثِ مبارکہ میں بھی احتسابِ نفس کو عملی زندگی کا لازمی اصول قرار دیا گیا ہے، اور اسے کامیابی، دانائی اور تقویٰ کی بنیاد بتایا گیا ہے۔

احتسابِ نفس اور حقیقی دانائی

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ۔[xxii]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد (آخرت) کے لیے عمل کرے، اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگادے اور اللہ سے (بلا عمل) امیدیں

رکھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

یہ حدیث احتسابِ نفس کے باب میں نہایت بنیادی اور جامع نص ہے، اور اسی بنا پر علماءِ اخلاق و تصوف (جیسے امام غزالی وغیرہ) نے اسے تزکیۂ نفس کی اساس قرار دیا ہے۔

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ حقیقی دانشمندی نفس کو کھلی چھوٹ دینے میں نہیں بلکہ اس پر قابو پانے میں ہے۔ احتسابِ نفس انسان کو اپنی غلطیوں کا ادراک دلاتا ہے اور اسے اصلاح کی طرف مائل کرتا ہے۔ جو شخص اپنی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے وہ در حقیقت اپنی شخصیت کو کمزور کر دیتا ہے۔ یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ کامیاب شخصیت وہی ہے جو مستقبل (آخرت) کو سامنے رکھ کر فیصلے کرے۔ اس سے انسان میں سنجیدگی، ذمہ داری اور خود نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے۔

ہر عمل کی جواب دہی کا احساس

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ : كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ۔ [xxiii]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم مسافر ہو یا راہ چلنے والے۔

یہ حدیث دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی فکر پیدا کرتی ہے جو احتسابِ نفس کی بنیاد ہے۔ جب انسان خود کو مسافر سمجھتا ہے تو وہ اپنے اعمال پر زیادہ نظر رکھتا ہے۔ اس سے غیر ضروری خواہشات اور دنیاوی لالچ کم ہو جاتے ہیں۔ انسان اپنے وقت اور وسائل کو بہتر انداز میں استعمال کرتا ہے۔ یہ سوچ شخصیت میں سادگی، قناعت اور مقصدیت پیدا کرتی ہے جو ایک متوازن زندگی کے لیے ضروری ہے۔

احتسابِ نفس اسلامی تعلیمات میں ایک ہمہ گیر اور بنیادی اصول ہے جو انسان کی شخصیت کو سنوارتا، اس کے اخلاق کو بلند کرتا اور اسے دنیا و آخرت میں کامیاب بناتا ہے۔ قرآن اسے فلاح اور تزکیۂ نفس کا ذریعہ قرار دیتا ہے جبکہ احادیث اسے دانائی، کامیابی اور تقویٰ کی بنیاد بتاتی ہیں۔

عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ [xxiv]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! جسم میں ایک ٹکڑا ہے، اگر وہ درست ہو جائے تو پورا جسم درست ہو جاتا ہے، اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے، اور وہ دل ہے۔

یہ حدیث مبارکہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ احتسابِ نفس کا اصل مرکز دل ہے۔ جب دل پاک ہو جاتا ہے تو اعمال بھی درست ہو جاتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے باطن کی اصلاح پر توجہ دے، نہ کہ صرف ظاہری اعمال پر۔ دل کی نگرانی اور محاسبہ انسان کو اخلاص، تقویٰ اور حسنِ اخلاق کی طرف لے جاتا ہے۔ یہی اندرونی اصلاح مضبوط اور متوازن شخصیت کی بنیاد بنتی ہے۔

لہٰذا ایک متوازن، مضبوط اور مثالی شخصیت کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ انسان مسلسل اپنے اعمال، نیتوں اور افکار کا جائزہ لیتا رہے، اپنی اصلاح کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنی زندگی کا مقصد بنائے۔

خلاصۃ البحث

تعمیرِ شخصیت کا حقیقی جوہر احتسابِ نفس کی اس روشن شاہراہ پر جلوہ گر ہوتا ہے جہاں انسان اپنے باطن کی گہرائیوں میں اتر کر اپنے اعمال، افکار اور نیتوں کا بے لاگ جائزہ لیتا ہے۔ قرآن کی آیاتِ بینات اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں یہ حقیقت نکھر کر سامنے آتی ہے کہ کامیاب انسان وہی ہے جو خواہشاتِ نفس کو لگام دے کر اپنے ہر لمحے کو جواب دہی کے احساس کے ساتھ بسر کرے، دنیا کو عارضی قیام گاہ سمجھتے ہوئے آخرت کی تیاری کو اپنا نصب العین بنائے، اور اپنی لغزشوں پر ندامت کے آنسو بہا کر اصلاحِ باطن کی راہیں ہموار کرے۔ یہی مسلسل محاسبہ انسان کے دل کو پاکیزگی، کردار کو استقامت، اور شخصیت کو توازن عطا کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ نہ صرف اپنی ذات کے لیے بلکہ معاشرے کے لیے بھی خیر و فلاح کا پیکر بن جاتا ہے۔

نتائج(FINDINGS)

اس تحقیقی مطالعہ سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ احتسابِ نفس انسانی شخصیت کی تعمیر میں مرکزی اور بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ خود احتسابی انسان کو اپنی کوتاہیوں کا شعور عطا کرتی ہے، جس کے نتیجے میں اصلاحِ احوال کی راہیں کھلتی ہیں۔ یہ عمل انسان میں ذمہ داری، سنجیدگی اور مقصدیت پیدا کرتا ہے، جو ایک متوازن اور باکردار شخصیت کی تشکیل کے لیے ناگزیر ہیں۔

مزید برآں، احتسابِ نفس انسان کو خواہشاتِ نفس کی غلامی سے نکال کر تقویٰ، صبر اور شکر جیسے اعلیٰ اخلاقی اوصاف کی طرف مائل کرتا ہے۔ یہ نہ صرف فرد کی باطنی اصلاح کا ذریعہ بنتا ہے بلکہ اس کے ظاہر کو بھی سنوارتا ہے، جس سے اس کی شخصیت میں ہم آہنگی اور استقامت پیدا ہوتی ہے۔ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ احتسابِ نفس کا شعور رکھنے والا فرد معاشرے میں مثبت کردار ادا کرتا ہے، کیونکہ وہ دوسروں کے حقوق کا زیادہ خیال رکھتا اور اپنی ذمہ داریوں کو بہتر انداز میں ادا کرتا ہے۔

یہ بھی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ احتسابِ نفس کا عمل انسان کو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی کی طرف گامزن کرتا ہے، کیونکہ یہ اسے ہر لمحہ اپنے اعمال کے نتائج سے باخبر رکھتا ہے۔ یوں یہ ایک ایسا ہمہ جہت عمل ہے جو شخصیت کی فکری، اخلاقی اور روحانی تعمیر کو یقینی بناتا ہے۔

سفارشات(RECOMMENDATIONS)

اس تحقیق کی روشنی میں یہ سفارش کی جاتی ہے کہ تعلیمی و تربیتی نظام میں احتسابِ نفس کو ایک بنیادی قدر کے طور پر شامل کیا جائے، تاکہ طلبہ کی شخصیت میں ابتدائی مرحلے سے ہی خود نگرانی اور خود اصلاح کی صلاحیت پیدا ہو۔ اس مقصد کے لیے نصاب میں احادیثِ مبارکہ اور سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی پہلوؤں کو مؤثر انداز میں شامل کیا جانا چاہیے۔

مزید یہ کہ افراد کو روزمرہ زندگی میں احتسابِ نفس کی عادت اپنانے کی ترغیب دی جائے، مثلاً دن کے اختتام پر اپنے اعمال کا جائزہ لینا، غلطیوں پر ندامت کا اظہار کرنا اور آئندہ کے لیے بہتری کا عزم کرنا۔ یہ عمل بتدریج شخصیت کو سنوارنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

دینی و سماجی اداروں کو چاہیے کہ وہ احتسابِ نفس کے موضوع پر تربیتی پروگرامز، خطبات اور ورکشاپس کا انعقاد کریں، تاکہ معاشرے میں اس شعور کو عام کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ، والدین اور رہنما افراد کو خود بھی اس کا عملی نمونہ بننا چاہیے، کیونکہ عملی مثالیں سب سے زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔

آخر میں یہ سفارش کی جاتی ہے کہ جدید نفسیاتی اصولوں اور اسلامی تعلیمات کے امتزاج سے احتسابِ نفس کے عملی ماڈلز تیار کیے جائیں، تاکہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شخصیت سازی کا ایک مؤثر اور قابلِ عمل نظام وضع کیا جا سکے۔ اس طرح ایک ایسا معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے جو اخلاقی طور پر مضبوط، فکری طور پر بیدار اور روحانی طور پر متوازن ہو۔

---

i۔ القرآن، ۱۷/ ۳۶۔

ii۔ ترمذی، السنن، کتاب صفۃ القیامۃ، (بیروت: دار الغرب الإسلامي، ۱۹۹۸ء)، ۴/ ۶۳۸، رقم: ۲۴۵۹

iii۔ القرآن، ۱۷/ ۳۶۔

iv۔ ترمذی، السنن، کتاب صفۃ القیامۃ، (بیروت: دار الغرب الإسلامي، ۱۹۹۸ء)، ۴/ ۶۳۸، رقم: ۲۴۵۹

---

v. عظمیٰ جیلانی، محمد جہانزیب خان، حسنِ اخلاق کے ذریعے اعلیٰ انسانی صلاحیتوں کا حصول، جامعہ: یونیورسٹی آف پشاور، پاکستان، سن اشاعت: ۲۰۲۵ء۔

vi. ڈاکٹر امانہ رقیب، ڈاکٹر عمر جاوید، اسلامی خودی کی تشکیل: تزکیہ و تربیت کے تناظر میں، ادارہ: انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن، کراچی سن اشاعت: ۲۰۲۰ء

vii. ابن منظور، **لسان العرب**، مادہ: ح س ب (بیروت: دار صادر، ۲۰۰۳ء)، ۱/۳۱۴۔

viii. فیروزآبادی، **القاموس المحیط**، مادہ: ح س ب (بیروت: دار الفکر، ۲۰۰۵ء)، ۱/۱۲۰۔

ix. ابن منظور، **لسان العرب**، مادہ: نفس، دار صادر (بیروت: دار صادر، ۲۰۰۳ء)، ۶/۱۲۲۔

x. فیروزآبادی، **القاموس المحیط**، مادہ: نفس (بیروت: دار الفکر، ۲۰۰۵ء)، ۴/۳۰۰۔

xi. زبیدی، **تاج العروس**، (بیروت: دار الہدایۃ، ۱۴۰۶ھ)، ۹/۱۷۵۔

xii. امام غزالی، احیاء علوم الدین، (بیروت: دار ابن حزم، ۲۰۰۵ء)، ۴/۴۱۹

xiii. القرآن، ۹۱/۷-۱۰

xiv. امام فخر الدین رازی، التفسیر الکبیر، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۲۰۰۰ء)، ۳۱/۱۶۴

xv. القرآن: ۵۹/۱۸

xvi. ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، (ریاض: دار طیبہ، ۱۹۹۹ء)، ۸/۹۲

xvii. القرآن: ۷۵/۲

xviii. آلوسی، روح المعانی، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۹۹۵ء)، ۲۹/۱۵۳

xix. القرآن: ۴۹/۱۳

xx. القرآن: ۹۹/۷-۸

xxi. حوالہ: القرآن، سورۃ الجمعہ، ۶۲:۲

xxii. امام ترمذی، جامع الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، (بیروت: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء)، ۴/۶۳۸، رقم: ۲۴۵۹۔

xxiii. بخاری، الصحیح، کتاب الرقاق، (بیروت: دار طوق النجاۃ، ۲۰۰۲ء)، ۸/۱۰۳، رقم: ۶۴۱۶

xxiv. بخاری، الصحیح، کتاب الایمان، (بیروت: دار طوق النجاۃ، ۲۰۰۲ء)، ۱/۲۰، رقم: ۵۲